پرچہ I: (انشائیہ طرز)	انٹر (پارٹ-I)	اسلامیات (لازمی)
کل نمبر: 40	2018ء (دوسرا گروپ)	وقت: 1 گھنٹہ 45 منٹ

(حصہ اوّل)

2- کوئی سے چھے (6) سوالات کے مختصر جوابات لکھیے: **(12)**

(i) تورات اور انجیل کن انبیاؑ پر نازل ہوئی؟

جواب: تورات حضرت موسیٰؑ پر اور انجیل حضرت عیسیٰؑ پر نازل ہوئی۔

(ii) رسولوں کی ضرورت کیوں پیش آئی؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے لوگوں تک اپنا پیغام پہنچانے اور ان کی اصلاح کے لیے رسولوں کو مبعوث فرمایا۔ پیغامِ الٰہی فرشتوں کے ذریعے بھی دیا جاسکتا تھا' مگر محض پیغام بھیجنے سے وہ مقصد پورا نہیں ہوسکتا تھا۔ اس مقصد کی تکمیل کے لیے لازمی تھا کہ اس پیغام کو بنی نوعِ انسان ہی کا ایک فرد لے کر آئے' جو انسانِ کامل ہونے کے باوجود بہر حال انسان ہو۔ اسے بھی اسی طرح حالات کا سامنا کرنا پڑے' جس طرح اُمت کے معمولی فرد کو' تاکہ اس کو بطورِ مثال پیش کیا جاسکے۔

(iii) عقیدۂ ختمِ نبوت پر ایک حدیث بمعہ ترجمہ لکھیے۔

جواب: قال النبی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم ان مثلی ومثل الانبیاء من قبلی کمثل رجل بنیٰ بیتا فاحسنه واجمله الاموضع لبنة من زاوية فجعل الناس يطوفون به ويعجبون له يقولون هلا وضعت هذه اللبنة فانا اللبنة وانا خاتم النبيين۔

ترجمہ: ''نبی کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا: میری اور مجھ سے پہلے گزرے ہوئے انبیاء کی مثال ایسی ہے۔ جیسے ایک شخص نے ایک عمارت بنائی اور خوب حسین وجمیل بنائی' مگر ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ لوگ اس عمارت کے گرد پھرتے' پھر اس کی خوبی پر اظہارِ حیرت کرتے' اور کہتے تھے کہ اس جگہ اینٹ کیوں نہ رکھی گئی' تو وہ اینٹ میں ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں''۔

(iv) روزہ کے چار مقاصد تحریر کیجیے۔

جواب: روزہ کے چار مقاصد درج ذیل ہیں:

1- تقویٰ کا حصول
2- ضبطِ نفس
3- شکر گزاری
4- جذبۂ ہمدردی

(v) زکوٰۃ کے کوئی سے چار مصارف لکھیے۔

جواب: زکوٰۃ کے چار مصارف درج ذیل ہیں:

(1) فقراء
(2) مساکین
(3) عاملین
(4) تالیفِ قلب

(vi) روزہ کے چار فوائد تحریر کیجیے۔

جواب: روزہ کے چار فوائد درج ذیل ہیں:

1- مہینہ بھر بھوکا پیاسا رہ کر انسان کو دوسروں کی بھوک پیاس کا احساس ہوتا ہے۔ اور دل میں ناداروں کے لیے ہمدردی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔
2- کم سے کم غذا پر اکتفا کی عادت، انسان میں قناعت و ایثار کی صفات پیدا کرتی ہے۔
3- ایک ہی وقت میں پوری ملتِ اسلامیہ کا عبادت میں مصروف رہنا، باہمی یگانگت کے فروغ کا سبب بنتا ہے۔ اس اعتبار سے نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ماہِ رمضان کو مواسات اور غمگساری کا مہینہ قرار دیا ہے۔
4- ایک ماہ تک دن کے بڑے حصے میں معدے کا خالی رہنا صحتِ جسمانی کے لیے مفید ہوتا ہے۔

(vii) حج کے دو فوائد لکھیے۔

جواب: حج کے دو فوائد درج ذیل ہیں:

1- تقربِ الٰہی کا باعث ہے۔
2- اتحادِ عالمِ اسلام کا باعث ہے۔

(viii) رشتہ داروں کے چار حقوق تحریر کیجیے۔

جواب: رشتہ داروں کے چار حقوق درج ذیل ہیں:

1- اپنے ضرورت مند رشتہ داروں کی ضروریات کا خیال رکھیں، تا کہ انھیں غیروں کے آگے ہاتھ نہ پھیلانا پڑے۔

2- جو کچھ اللہ کی راہ میں خرچ کریں اس میں ترجیح اپنے رشتہ داروں کو دیں۔

3- انھیں احساسِ تنہائی اور احساسِ کمتری کا شکار نہ ہونے دیں۔

4- ان کی خوشی اور غم میں شریک ہوں۔

(ix) دہشت گردی سے بچنے کے لیے کوئی سے دو اقدامات لکھیے۔

جواب: دہشت گردی سے بچنے کے دو اقدامات درجِ ذیل ہیں:

1- تعلیم کو عام کیا جائے اور لوگوں میں شعور اُجاگر کیا جائے۔

2- بڑھتی ہوئی مہنگائی اور بے روزگاری کو ختم کیا جائے تا کہ نوجوان طبقہ دہشت گردی سے دور رہے۔

3- کوئی سے چھے (6) سوالات کے مختصر جوابات لکھیے: (12)

(i) ذکر کے دو فوائد تحریر کیجیے۔

جواب: ذکر کے دو فوائد درجِ ذیل ہیں:

1- ذکر سے اطمینانِ قلب نصیب ہوتا ہے۔

2- ذکر سے قربِ الٰہی حاصل ہوتا ہے۔

(ii) عرب اپنے بچوں کو کیوں قتل کرتے تھے؟ مختصر لکھیے۔

جواب: زمانۂ جاہلیت میں عربوں کی سنگ دلی اپنی انتہا کو پہنچی ہوئی تھی۔ وہ لوگ اپنے بچوں کو بھوک اور افلاس کی وجہ سے قتل کر دیتے تھے۔ لڑکی کی پیدائش کو باعثِ عار سمجھتے تھے اور اسے زندہ درگور کر دیتے تھے۔ یعنی عرب کے لوگ بھوک و افلاس اور ننگ و عار کی وجہ سے اپنے بچوں کو قتل کیا کرتے تھے۔

(iii) اسلام کی تبلیغ پر کون سے آپ ﷺ کے چچا اور اس کی بیوی آپ ﷺ کے دشمن ہو گئے؟

جواب: اسلام کی تبلیغ پر آپ ﷺ کے چچا ابولہب اور اس کی بیوی اُمِ جمیل آپ ﷺ کے دشمن ہو گئے۔

(iv) شعب ابی طالب میں محصوری سے کیا مراد ہے؟

جواب: نبوت کے ساتویں برس محرم الحرام میں خاندان بنو ہاشم سے دشمنانِ حق نے قطع تعلق کر لیا۔ جس کی رُو سے تمام قبائلِ عرب کو اس بات کا پابند کیا گیا کہ وہ بنو ہاشم سے ہر طرح کا لین دین اور میل جول بند کر دیں اور ابولہب کے سوا پورا خاندانِ بنو ہاشم تین سال تک حضرت محمد ﷺ کے ساتھ شعبِ ابی طالب میں محصور رہا۔ اسے شعبِ ابی طالب میں محصوری کہا جاتا ہے۔

(v) اسلام میں سب سے پہلے اور سب سے آخری غزوے کا نام لکھیے۔

جواب: اسلام میں سب سے پہلے غزوے کا نام "غزوۂ بدر" اور اسلام کے سب سے آخری غزوے کا نام "غزوۂ تبوک" ہے۔

(vi) قرآنِ مجید کے تین نام تحریر کیجیے۔

جواب: قرآنِ مجید کے تین نام درجِ ذیل ہیں:

1- الفرقان 2- نور 3- شفاء

(vii) مکی سورتوں کی دو خصوصیات تحریر کیجیے۔

جواب: مکی سورتوں کی دو خصوصیات درجِ ذیل ہیں:

(1) ان سورتوں میں توحید و آخرت کے دلائل پائے جاتے ہیں۔

(2) قیامت کی ہولناکیوں اور عذابِ جہنم کا بیان پایا جاتا ہے۔

(viii) آیت کا ترجمہ لکھیے: اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ

جواب: ترجمہ: "بے شک تم میں سب سے زیادہ عزت والا اللہ کے نزدیک وہ ہے جو تم میں سب

سے زیادہ پرہیزگار ہے"۔

(ix) حدیث کا ترجمہ کیجیے: اَلْجَنَّةُ تَحْتَ اَقْدَامِ الْاُمَّهَاتِ

جواب: ترجمہ: "جنت ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے۔"

(حصہ دوم)

نوٹ: مندرجہ ذیل سوالات میں سے صرف دو (2) کے جوابات لکھیے۔

سوال :4- توحید کے لغوی اور اصطلاحی معنی لکھیے۔ نیز توحید کو قرآنی آیات اور احادیث سے واضح کیجیے۔ (8)

جواب: توحید کے لغوی اور اصطلاحی معنی:

اسلامی عقائد میں سب سے پہلا عقیدہ توحید ہے۔ توحید کے لغوی معنی ہیں ایک ماننا، یکتا جاننا۔ اصطلاح میں اس سے مراد یہ ہے کہ سب سے برتر و اعلیٰ اور ساری کائنات کی خالق و مالک ہستی کے واحد و یکتا ہونے پر ایمان لانا اور صرف اسی کو عبادت کے لائق سمجھنا۔

توحید از روئے قرآن:

دین اسلام کے پورے اعتقادی نظام کی بنیاد توحید پر ہے۔ توحید کا اقرار اور ایک اللہ کا اعتراف انسانی فطرت میں داخل ہے۔

فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ط (الروم: 30)

ترجمہ: یہ اللہ کی فطرت ہے جس پر اللہ نے لوگوں کو پیدا کیا۔

قرآنِ مجید میں دوسرے مقام پر فرمایا ہے:

وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ج لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ع (البقرہ: 163)

ترجمہ: "اور تمھارا معبودِ حقیقی صرف ایک معبود ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہی رحمٰن اور رحیم ہے"۔

سورۃ قصص آیت 88 میں ارشاد فرمایا:

وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ كُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ○

ترجمہ: ''اور اللّٰہ کے ساتھ کسی اور کو معبود نہ پکارو۔ کوئی معبود نہیں اس کے سوا اور ہر شے فنا ہونے والی ہے سوائے اس کی ذات کے۔ اختیار اور حکومت اسی ایک اللّٰہ کی ہے اور اس کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔''

توحید کی تمام اقسام کا احاطہ کرتے ہوئے قرآنِ مجید میں ارشاد فرمایا:

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ○ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ○ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ○ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ○

(الاخلاص: 1-4)

ترجمہ: ''آپ کہہ دیجیے! کہ وہ اللّٰہ ایک ہے۔ اللّٰہ بے نیاز ہے۔ نہ اس کی کوئی اولاد ہے نہ وہ کسی کی اولاد ہے۔ اور نہ کوئی اس کے برابر کا ہے۔''

وہ اکیلا ہی ساری کائنات کو بنانے والا ہے۔ اس جیسا کوئی نہیں۔ نہ اس کی اولاد ہے نہ وہ کسی کی اولاد ہے۔ کوئی اس کا شریک نہیں ہے۔ وہ اکیلا ہی اس سارے نظام کو چلانے والا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا (الانبیاء: 22)

ترجمہ: ''اگر ان دونوں میں علاوہ اللّٰہ کے کوئی معبود ہوتا تو ان دونوں میں فساد برپا ہوتا۔''

توحید از روئے حدیث:

احادیثِ مبارکہ میں بھی توحید کی وضاحت کی گئی ہے۔ حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے سنا ہے۔ آپ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم فرماتے تھے: جو کوئی

شہادت دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اس کے رسول ہیں تو اللہ نے اس شخص پر دوزخ کی آگ حرام کردی ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لا الہ الا اللہ کی شہادت دینا جنت کی کنجی ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اس حال میں مرا کہ وہ یقین کے ساتھ جانتا تھا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں تو وہ جنت میں جائے گا۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سب سے افضل ذکر لا الہ الا اللّٰہ ہے۔ حدیثِ قدسی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ لا الہ الا اللہ میرا قلعہ ہے، جو میرے قلعہ میں داخل ہو گیا وہ میرے عذاب سے بچ گیا۔

حضرت ابوذر غِفاریؓ سے مروی ہے کہ ایک دن میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پہنچا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جو کوئی بندہ لا الہ الا اللّٰہ کہے اور پھر اس پر اس کو موت آ جائے تو وہ جنت میں ضرور جائے گا۔

سوال: 5- استاد کے حقوق تفصیلاً لکھیے۔ **(8)**

جواب: اسلام نے جہاں مسلمانوں پر حصولِ علم کو فرض قرار دیا وہاں استاد کو بھی معزز ترین مقام عطا کیا تا کہ اس کی وجاہت سے علم کا وقار بڑھے اور علم سے انسانیت کا۔ استاد کا یہ اعزاز کیا کم ہے کہ اسے اس پیشے کی وجہ سے نبی کریم ﷺ سے ایک خصوصی نسبت حاصل ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا۔ مجھے تو معلم بنا کر بھیجا گیا ہے۔

معاشی تحفظ:

ذریعہ معاش ہر انسان کی بنیادی ضرورت ہے۔ جس کے بغیر وہ یکسوئی سے کام نہیں کر سکتا۔ لہٰذا استاد کا پہلا حق یہ ہے کہ معاشرہ اسے معاشی جدوجہد سے بے فکر رکھے تا کہ وہ اطمینان اور

سکونِ قلب سے تدریسی فرائض انجام دے سکے۔

ادب واحترام:

استاد نئی نسل کی صحیح نشوونما کر کے اس کے فکر و عمل کی اصلاح کرتے ہیں۔ نئی نسل انھی کے فراہم کردہ سانچوں میں ڈھلتی ہے۔ استاد کے اعزاز واحترام کے بارے میں نبی کریم صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَعَلٰى آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: تیرے تین باپ ہیں: ایک وہ جو تجھے عدم سے وجود میں لایا۔ دوسرا وہ جس نے تجھے اپنی بیٹی دی۔ تیسرا وہ جس نے تجھے علم کی دولت سے مالا مال کیا۔

اطاعت وخدمت گزاری:

معلم کی حیثیت علم کی بارش کی سی اور طلبہ کی زمین کی سی ہے۔ جو زمین بارش کو جذب کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے وہ بارش کے فیض سے سرسبز وشاداب ہو جاتی ہے۔ یعنی جو اساتذہ کی اطاعت وخدمت گزاری کرتے ہیں وہ فیض حاصل کر لیتے ہیں۔ اسی لیے کہا جاتا ہے با ادب بانصیب، بے ادب بے نصیب۔

استاد کی حیثیت:

استاد کی حیثیت ایک راہنما کی ہوتی ہے۔ جو طالب علموں کو سیدھی اور سچی راہ دکھاتا ہے۔
امام غزالیؒ نے فرمایا: جب تک تم اپنا سب کچھ علم کو نہ دے ڈالو علم تمھیں اپنا کوئی حصہ نہیں دے گا۔
استاد نئی نسل کی صحیح نشوونما کر کے اس کے فکر و عمل کی اصلاح کرتا ہے۔

سوال :6- حدیث کی دینی حیثیت پر جامع نوٹ لکھیے۔ (8)

جواب : جواب کے لیے دیکھیے پرچہ 2017ء (پہلا گروپ)، سوال نمبر 6۔